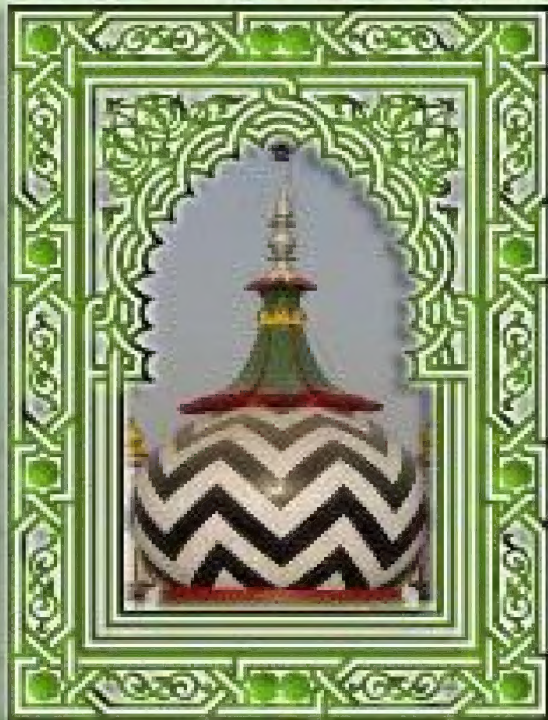


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصلوة والسلام على محمد

مجلس سیزدهم



مقامات عند الحضر و الساقطه

امام اہلبیت امام احمد رضا خاں قادری

کے نعتیہ دیوان

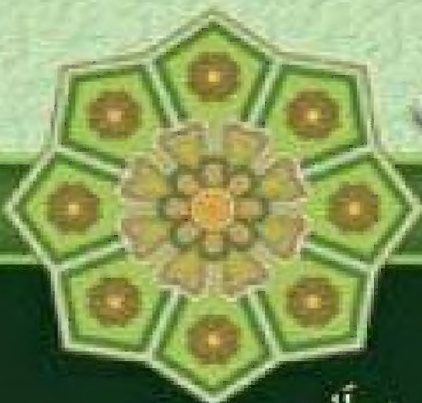
”حدائق بخشش“

کے حصہ ۳ کے متعلق اشکالات، اعتراضات اور

قیاس آرائیوں کا تاریخی جواب
مع

ح

علماء اہلسنت کے فتاویٰ جات



mohsin_qadri88@hotmail.com

مہسن رضا قادری عطاری

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

امام احمد رضا بریلوی اور حدائق بخشش حصہ سوم

خلیل احمد رانا

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے عشق رسول کا لبادہ اوڑھ کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخانہ اور فحش اشعار کہے۔

اللهم سبحانه هذا بهتان عظیم، لا تزروا زرة و ذرا آخری، دوسرے کی غلطی ترتیب کی ذمہ داری امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر زبردستی ڈالتے ہیں جن کی وفات کے بعد یہ شائع ہوا، غلطی ترتیب والے نے بھی اپنی غفلت کی معافی مانگ لی، صحیح ترتیب بھی بعد میں شائع ہوگئی، لیکن خوف خدا سے عاری یہ جہلاء صرف فتنہ چاہتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی کا نعتیہ دیوان ”حدائق بخشش“ دو حصوں پر مشتمل ہے، یہ ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں مرتب اور شائع ہوا، ماہ صفر ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء کو امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا وصال ہوا، وصال کے دو سال بعد ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ/ ۱۹۲۳ء میں مولانا محبوب علی قادری لکھنوی نے آپ کا کلام متفرق مقامات سے حاصل کر کے حدائق بخشش کے نام سے شائع کر دیا، انہوں نے مسودہ نامہ سٹیم پریس، نامہ (ریاست پٹیالہ۔ ہندوستان) کے سپرد کر دیا، پریس والوں نے کتابت کروائی اور کتاب چھپ دی۔

کاتب بد مذہب تھا، اُس نے دانستہ یا نادانستہ چند ایسے اشعار ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں شامل کر دیئے جو اُم زرع وغیرہ مشرکہ عورتوں کے بارے میں تھے، ان عورتوں کی ذکر حدیث کی کتابوں مسلم شریف، ترمذی شریف اور نسائی شریف وغیرہ میں موجود ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کے بتیس برس بعد ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء میں دیوبندی مکتب فکر کی طرف سے پورے شد و مد سے یہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ مولانا محبوب علی خاں نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں گستاخی کی ہے، لہذا انہیں بمبئی کی سنی جامع مسجد سے نکال دیا جائے۔

مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں تحریر فرماتے ہیں:

”مجھے جہاں تک معلوم ہوا، غالباً کاظم علی دیوبندی نے نے کانپور میں اپنی تقریر میں اسے ذکر کر کے

فتنہ اٹھانا چاہا، پھر جگہ جگہ وہ اور اس سے سُن کر اور وہابی اسے دہراتا رہا۔“ (محمد عزیز الرحمن

بہار پوری، فیصلہ مقدمہ شرعیہ قرآنیہ، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۸۴ء، ص ۸۱)

روزنامہ انقلاب بمبئی اس معاملے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا، اور دیوبندی اشتعال اور ہیجان پھیلا رہے تھے۔

اعلان توبہ

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور حدیث کی دوسری کتابوں میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث مروی ہے کہ گیارہ مشرکہ عورتوں نے باہمی طور پر طے کیا کہ ہر ایک اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرے گی اور کچھ چھپائے گی نہیں، ان میں ایک ام زرع تھی، جس نے اپنے شوہر کی دل کھول کر تعریف کی، پھر ساتھ ہی ابو زرع کی بیٹی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

طوع ابیہا وطوع امہا ومل کسانہا (مسلم شریف، مطبوعہ نور محمد، کراچی، ج ۲، ص ۲۸۸)

وہ اپنے ماں باپ کی فرزندار ہے اور اس کا جسم اس کی چادر کو بھرے ہوئے ہے۔

اس حدیث کے آخر میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا: **کنت لک کاہی ذرع لام ذرع**، یعنی میں تم پر اس طرح مہربان ہوں جیسے ابو زرع ام زرع کے لئے تھا۔ مولانا محبوب علی خاں نے جس بیاض سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں قصیدہ نقل کیا، اسی بیاض سے سات شعروہ نقل کئے جو ان گیارہ مشرکہ عورتوں کے بارے میں تھے، ان سات شعروں پر بھی لفظ ”علیحدہ“ لکھ دیا، لیکن کاتب نے دانستہ یا نادانستہ انہیں ام المومنین کے مدحیہ قصیدہ میں مخلوط کر دیا اور کتاب اسی طرح چھپ گئی، مولانا محبوب علی خاں کو اطلاع ہوئی تو ان کا خیال تھا کہ دوسرے ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی اور قارئین خود محسوس کر لیں گے کہ یہ اشعار غلطی سے اس جگہ درج ہو گئے ہیں، خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ (مصنف خون کے آنسو) نے بمبئی کے ایک ہفت روزہ اخبار میں مراسلہ شائع کر دیا اور حضرت مولانا محبوب علی خاں کو اس غلطی کی طرف توجہ دلائی۔

مولانا محبوب علی خاں کے دل میں کوئی ایسی بات نہیں تھی، لہذا انہوں نے ماہنامہ ”سنی“ لکھنؤ، شمارہ ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء میں ”توبہ نامہ“ شائع کرایا، اس توبہ نامہ کا خلاصہ مفتی اعظم دہلی مولانا مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

”وہ ماہنامہ پاسبان (الہ آباد) کے ایڈیٹر کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ آج ۹ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ کو بمبئی کے ہفتہ وار اخبار میں آپ کی تحریر حدائق بخشش حصہ سوم کے متعلق دیکھی، جواباً پہلے فقیر حقیر اپنی غلطی اور تساہل کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں اس خطا اور غلطی کی معافی چاہتا ہے اور استغفار کرتا ہے، خدا تعالیٰ معافی بخشے۔ آمین“

اس کے بعد اس غلطی کے واقع ہونے کی وجہ بتلائی، جس کا خلاصہ یہ ہے:

قصیدہ مدحیہ سیدتنا حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سات اشعار قصیدہ اُم زرع والے، مصنفہ حضرت علامہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، پرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کئے، لیکن اُم زرع والا قصیدہ چونکہ پورا دستیاب نہ ہوا تھا، ان سات شعروں کے کے تین حصہ کر کے ہر حصہ پر لفظ ”علیحدہ“ جلی قلم سے لکھ دیا تھا کہ ہر حصہ کا مضمون علیحدہ تھا، جب حدائق بخشش حصہ سوم کی طباعت کا ارادہ کیا تو بعض مجبوریوں کی بنا پر اپنے مقام (پٹیالہ) پر اس کا بندوبست نہ کر سکا، ناچار ناہمہ سٹیم پریس والے سے معاملہ کرنا پڑا (اس مقام پر انہوں نے تفصیل کے ساتھ اپنی مجبوریوں کا بیان کیا ہے)

پریس والے نے یہ شرط کی کہ اس کی کتابت بھی یہیں ہوگی، ناچار یہ شرط بھی منظور کی اور اس کے سپرد کر دیا، اتفاق سے کاتب اور مالک پریس دونوں بد مذہب تھے، ان لوگوں سے قصداً یا سہواً یہ تقدیم و تاخیر اور تبدیل و تغیر ظہور میں آئی، بہت روز کے بعد جب میں اس کتاب کی غلطیوں پر واقف ہوا تو خیال ہوا کہ

کہ طباعت دوم میں اس کی اصلاح ہو جائے گی، لیکن حافظ ولی خاں نے بغیر مجھے اطلاع دیئے پھر چھپوا دیا، غرض اس میں جو تباہل مجھ سے ہوا، اس پر ہی اپنی غفلت اور غلطی پر خدا تعالیٰ کے حضور میں معافی چاہتا ہوں، وہ غفور و رحیم مجھے معاف فرمائے۔ (ماہنامہ سنی، لکھنؤ، ص ۱۷) (مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی، فتاویٰ مظہری، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ج ۲، ص ۳۹۳)

پھر یہ اعلان بھی شائع کیا:

ضروری اعلان: حدائق بخشش حصہ سوم ص ۳۷ و ص ۳۸ میں بے ترتیبی سے اشعار شائع ہو گئے تھے، اس غلطی سے بار بار فقیر اپنی توبہ شائع کر چکا ہے، خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقیر کی توبہ قبول فرمائیں، آمین ثم آمین! اور سنی مسلمان بھائی خدا اور رسول کے لئے معاف فرمائیں، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

فقیر نے اس ورق کو صحیح ترتیب سے چھپوا دیا ہے، جن صاحبوں کے پاس حدائق بخشش حصہ سوم ہو، وہ مہربانی فرما کر اس میں سے ص ۳۷ و ص ۳۸ والا ورق نکال کر فقیر کو بھیج دیں اور صحیح چھپا ہوا ورق فقیر سے منگوا کر اپنی کتاب میں لگالیں اور جو صاحب کتاب واپس کرنا چاہیں، وہ فقیر کے پاس پہنچا کر فقیر سے قیمت واپس لے لیں۔ والسلام علی اہل الاسلام

فقیر ابو النضر محبت الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنؤی غفرلہ، پتہ یہ ہے: جامع مسجد مدن پورہ، بمبئی نمبر ۸ (محمد عزیز الرحمن بہادر پوری، فیصلہ مقدمہ شرعیہ قرآنیہ، ص ۳۲، ۳۱)

مولانا محبوب علی خاں نے اس غلطی پر کئی بار زبانی اور تحریری طور پر صریح توبہ کی، چنانچہ ۱۰ جولائی ۱۹۵۵ء کو ان کا توبہ نامہ شائع ہو گیا، پھر رسالہ سنی لکھنؤ اور روزنامہ انقلاب بمبئی میں بھی چھپا۔ (رضائے مصطفیٰ،

بمبئی، شمارہ اگست ۱۹۵۵ء، ص ۱۷)

حدائق بخشش حصہ سوم کے مرتب مولانا محبوب علی خاں کو توہین کا مرتکب اور ناقابل امامت قرار دینے والے صراط مستقیم، حفظ الایمان، الخطوب المذیبہ اور ایسی دوسری کتابوں اور ان کے مصنفین پر بھی وہی فتویٰ لگاتے اور سب سے توبہ کا مطالبہ کرتے، تو ان کا خلوص شک و شبہ سے بالاتر ہوتا، لیکن مولانا محبوب علی خاں چونکہ اپنی جماعت کے فرد نہیں ہیں، اس لئے تمام فتوے ان پر لاگو ہو رہے ہیں، باقی حضرات چونکہ اپنی جماعت کے بزرگ ہیں، اس لئے نہ تو قلم ان کے خلاف حرکت میں آتا ہے اور نہ ہی ان کے لئے کوئی فتویٰ جاری ہوتا ہے، ثابت ہوا کہ مخالفین کا یہ سارا اوویلا اخلاص پر مبنی نہیں تھا۔

کیا توبہ کا دروازہ بند ہو گیا ہے؟

مولانا محبوب علی خاں کا اعلان توبہ لائق تعریف تھا، باوجودیکہ حضرت ام المومنین کی شان میں نہ تو گستاخانہ اشعار لکھے اور نہ ان کی طرف منسوب کئے، صرف اتنا ہی ہونا کہ وہ کتاب کی طباعت پر بوجہ پوری نگرانی نہ کر سکے اور اشعار غلط ترتیب سے چھپ گئے، پھر بھی انہوں نے اعلانیہ توبہ کی اور اسے متعدد رسائل و اخبارات میں چھپوایا، ہونا توبہ چاہئے تھا کہ ان کے اس اقدام کی پیروی کی جاتی اور علماء دیوبند حفظ الایمان، تحذیر الناس اور براہین قاطعہ وغیرہ کتاب کی عبارات سے توبہ کا اعلان کر کے مسلمانوں کو افتراق و انتشار سے بچا لیتے، لیکن افسوس کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ خود توبہ کا اعلان نہیں کیا بلکہ مولانا محبوب علی خاں کی صاف اور صریح توبہ کو بھی قبول نہ کیا اور بڑے بڑے اشتہار شائع کئے کہ ”توبہ قبول نہیں“ اور یہ اس لئے کیا گیا کہ امت میں انتشار ہو، اگر ان سے کہا جائے کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ بمبئی نے لکھا:

” (روزنامہ) انقلاب (بمبئی) کو چاہیے تھا کہ وہ مولانا موصوف کو مبارک باد دیتا کہ واقعی مولانا موصوف نے مثال قائم کر دی کہ دیوبندیوں کی طرح اپنی لغزش اڑے نہیں رہے بلکہ اظہار ندامت کر کے اپنی ساری غلطیوں کو توبہ کے پانی سے دھو ڈالا اور شرعی الزام سے قطعی پاک ہو گئے۔“ (ماہنامہ رضائے مصطفیٰ بمبئی،

شمارہ اگست ۱۹۵۵ء، ص ۱۷)

فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ

اگر کسی نے اس واقعہ کی تفصیل دیکھنی ہو تو رسالہ "فیصلہ مقدسہ شرعیہ قرآنیہ" کا مطالعہ کیا جائے، اٹھاون صفحات پر مشتمل یہ رسالہ اسی واقعہ سے متعلق استفتاء اور اس کے جوابات پر مشتمل ہے، ابتداء میں محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی کچھ چھوٹی کا فتویٰ ہے، اس کے بعد علماء کے تصدیقی دستخط ہیں، اس فتوے میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ مولانا مولانا محبوب علی خاں کی توبہ شرعی طور پر مقبول ہے، لہذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اسے دل سے قبول کریں۔

ص ۸ سے ۱۱ تک مفتی اعظم دہلی مولانا محمد مظہر اللہ دہلوی کا فتویٰ، ص ۱۲ سے ۱۸ تک مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں کا فتویٰ ہے، ص ۲۲ سے ۲۶ تک مفتی اعظم دہلی کا دوسرا فتویٰ ہے، ص ۳۰ سے ۳۲ تک ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری کے دو فتوے ہیں، ص ۳۹ سے ۴۶ تک مولانا عبدالباقی برہان الحق قادری جبپوری کا فتویٰ ہے، مفتی اعظم ہند بریلوی سے دوبارہ استفتاء کیا گیا، جس کا جواب ص ۴۷ سے ۵۲ تک ہے، فیصلہ مقدسہ میں ایک سو انیس علماء کے فتاویٰ اور تصدیقی دستخط ہیں۔

ص ۵۳ سے ۵۶ تک مسلم شریف کی وہ حدیث عربی مع ترجمہ نقل کی گئی ہے جس میں گیارہ کافرہ مشرکہ عورتوں کا ذکر ہے، ص ۵۶ سے ۵۸ تک اشعار قصیدہ صحیح ترتیب سے نقل کئے گئے ہیں۔

(کتاب "فیصلہ مقدسہ" کے آخری صفحات کا عکس اس مضمون کے آخر میں دیے دیا گیا ہے)

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ حدائق بخشش حصہ سوم، امام احمد رضا بریلوی کے وصال کے بعد مرتب اور شائع ہوا، کیونکہ ان کا وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء میں ہوا اور حصہ سوم ذوالحجہ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء میں مرتب ہوا۔

پھر کتاب کے ٹائٹل پر بھی واضح طور پر لکھا ہوا ہے:

"الشاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"

تعصب اور عناد سے ہٹ کر غور کیا جائے تو کسی طرح بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا الزام امام احمد رضا بریلوی پر عائد کرنے کا جواز پیدا نہیں ہوتا۔

بِحَمْدِہٖ تَعَالٰی

حضرت اسد اللہ و صفات العیب مولانا فاضل
شاہ ابوالکفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب دامت برکاتہم
کی توبہ مبارکہ شریعہ کے متعلق حضرات علمائے کرام بہت
دامت برکاتہم العالیہ کے فتاویٰ مبارکہ کا مجموعہ
مسمیٰ بنام تاریخی

فیصلہ فقہ شرعی قرآنی

۱۳

ہم

۷۵

مرتبہ مولانا ابوالقمر محمد عزیز الرحمن صاحب بھاولپوری
قادی رضوی دامت فیوضہم وعت ایشاد اہم
حسب ہاشم

اراکین بزم قادی رضوی بیدی

خطیب بزم مولانا شریعہ دارالافتاء

پرنسپل پبلشر مبارک اصغر نے یونیورسٹی میٹھوڈ کس ۲۲ نومبر ۱۹۷۱ء شاکر دہلوی بیدی نے
سے تحریر کیا بزم قادی رضوی روشن نزل سرین لائن دہلی بیدی نے شائع کیا

وَجَعَلَنِي فَجَحْتُ إِلَى نَفْسِي وَوَجَدَنِي فِي أَهْلِ غَنِيمَةٍ ابْنِي فَجَعَلَنِي
 فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَوَيْطٍ وَدَالِسٍ وَصُنَيْقٍ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُفْتَحُ وَأَقْدُ
 فَأَتَصَبَّحُ وَأَتَشْرِبُ فَأَتَفْتَحُ أُمُّ أَبِي سَرِيعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي سَرِيعٍ عَلَوُهَا
 سَادَاحُ وَبَيْتُهَا فَسَاحُ - ابْنُ أَبِي سَرِيعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي سَرِيعٍ مَضْجَعُهُ
 كَمَسَلٍ شَطْبَةٍ وَنَشْبَعُهُ ذِرَاسُ الْحُفْرَةِ - بِنْتُ أَبِي سَرِيعٍ طَوَّعُ أَبِيهَا
 وَطَوَّعُ أُمِّهَا وَبَنُوكَ سَادِرُهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةٌ أَبِي سَرِيعٍ فَمَا
 جَارِيَةُ أَبِي سَرِيعٍ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنْقِثُ مَبُوتَنَا تَنْقِثًا
 وَلَا تَمْلِكُ بَيْتَنَا تَعْشِيثًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو سَرِيعٍ وَالْأَوطَابُ تَحْضُ
 فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا
 بِرُيَاثَيْنِ فَطَلَقَنِي وَتَكَعَّهَا فَتَكَحْتُ بَعْدَ ذَلِكَ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِيبَ سَرِيًّا
 وَآخَذَ حَظِييًّا وَارَاحَ عَلَيَّ نَعْمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَاحَةٍ سَرُوحًا
 قَالَ كُنِّي أُمُّ سَرِيعٍ وَبِيرِي أَهْلِكَ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا
 بَلَغَ أَصْغَرَ ابْنِي أَبِي سَرِيعٍ - قَالَتْ عَالِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ
 لِي سَرَسُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكَ كَارِي
 سَرِيعٍ لَا أُمُّ سَرِيعٍ -

یعنی حضرت ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گیارہ عورتیں
 بیٹھیں تو انہوں نے باہم عہد و پیمان کیا کہ اپنے اپنے شوہروں کے حالات میں سے کچھ بھی نہ چھپائی
 پہلی نے کہا میرا شوہر دُبلے ادنٹ کا گوشت ہے۔ جو سخت چڑھائی والے پہاڑ کی چوٹی پر ہے نہ تو
 سہل ہے کہ اُس تک چڑھ کر پہنچا جائے نہ فریب ہے کہ اُس کا مغز حاصل کیا جائے۔ دوسری نے
 کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ میں اُس کی خبر شائع نہیں کرتی ہوں۔ بیشک میں ڈرتی ہوں کہ میں اُس کو
 چھوڑ نہ دوں اگر میں اُس کا ذکر کروں تو اُس کی پیٹھ کا کوڑا اور اس کی ناف کی بلندی بیان کروں۔

قیسری نے کہا میرا شوہر بہت لمبا بدخلق ہے اگر میں بولوں تو طلاق سے دی جاؤں۔ اور اگر چپ
 رہوں تو معلق چھوڑ دی جاؤں۔ چوتھی نے کہا میرا شوہر مدینہ طیبہ کی رات کی طرح ہے کہ نہ اُس میں
 شدید گرمی ہے نہ سخت سردی ہے۔ نہ خوف ہے نہ ملال ہے۔ پانچویں نے کہا میرا شوہر اگر گھر میں آتا
 ہے اپنے مال و متاع سے بے خبر ہو کر چھتے کی طرح لیٹ کر سوتا ہے۔ اور اگر گھر سے نکلتا ہے شیر
 کی طرح بہادر اور دشمنوں کا خونریزین کر نکلتا ہے اور جو مال و متاع میرے پیرو کیا اُس کو نہیں
 پوچھتا۔ چھٹی بولی میرا شوہر اگر کھائے گا تو مختلف قسم کے کھانے سب چٹ کر جائے گا اور اگر پیے
 گا سب پی جائے گا۔ اور اگر لیٹے گا تو چادر میں اکیلا لیٹ جائے گا اور متبصری کپڑوں میں نہیں داخل
 کرتا ہے کہ میری محبت جو اُس سے ہے اور اُس کی بے انتہائی کے سبب جو غم مجھ کو ہے۔ وہ معلوم
 کرے۔ ساتویں بولی میرا شوہر شرادقوں میں غرق ہے نامرد ہے اُس کے سب کام حماقت کی وجہ
 سے چوڑے ہیں۔ ہر ایک بیماری اُس کی بیماری ہے۔ تیرا سر پھوڑے یا تیرے جسم کو زخمی کرے۔ یا
 تیرے لئے سب اکٹھا کرے۔ اکٹھویں بولی میرا شوہر اُس کی خوشبو زلف کی خوشبو ہے اُس کا پھونا
 غمگوش کا سازم و تازک چھونا ہے۔ نویں بولی میرا شوہر بلند ستون والا ہے بے پرتلے والا ہے اُس
 کی راکھ کے ڈھیر ہٹے بڑے ہیں۔ قوم کی نشہ گاہ کے قریب اُس کا گھر ہے۔ دسویں بولی
 میرا شوہر مالک ہے اور کیسا مالک ہے۔ مال کا مالک ہے اُس کے اونٹ ہیں جن کے منٹھے
 کی جگہیں بہت ہیں۔ اُن کے چھوٹے پھرنے کی جگہیں کم ہیں۔ جب ہر ہر ایک قسم کے باجے کی
 آواز سننی ہیں تو وہ ٹنٹیاں بھین کر کہتی ہیں کہ اب وہ ذبح ہوئے دالی ہیں۔ گیارھویں بولی میرا شوہر
 ابو ذر ہے اور کیسا ابو ذر ہے اُس نے میرے دونوں کانوں کو زیندوں سے بھاری کر دیا۔
 اور چربی سے میرے دونوں بازوؤں کو پڑ کر دیا۔ اُس نے مجھ کو مقام شہنشاہ میں تختہ دی سی بریوں والوں
 کے اندر پایا تو اُن نے مجھ کو اُن میں رکھا جو گھوڑوں اور اونٹوں اور کھیتوں اور چوپایوں کے مالک
 ہیں تو اُس کے پاس میں بات کرتی تو بُرا نہیں کہی باقی۔ رات کو سوتی تو صبح تک غینہ بھر کر سوتی اور
 میں۔ مجھ کو اطمینان سے میرا بھوکو چیتی۔ ابو ذر کی ماں تو کیسی ابو ذر کی ماں ہے۔

برتن بڑے بڑے ہیں اُس کا گھر بہت کشادہ ہے۔ ابو ذرؓ کا بیٹا نوکیلا ابو ذرؓ کا بیٹا ہے اُس
 کی خواہجہ کھجور کی لکڑی کا چکنا تختہ ہے اندھیرے کے چار ماہ بچے کی ایک دست اُس کو شکم میں رکھتی
 ہے۔ ابو ذرؓ کی بیٹی نوکیسی ابو ذرؓ کی بیٹی ہے۔ اپنے باپ کی فرمائش پر ہے۔ اپنی ماں کی امانت
 گزار ہے اپنی چاند کو اپنے جسم سے بھر دینے والی ہے اور اپنی موت کی جگہ کا باعث ہے۔ ابو ذرؓ
 کی کینہ اور کیسی ابو ذرؓ کی کینہ ہے۔ ہماری بات کو پھیلاتی نہیں۔ ہمارے کھانے کو خراب نہیں کرتی
 ہمارے گھر کو کوڑے سے بھرا نہیں رہنے دیتی۔ وہ بھل ابو ذرؓ ایسے وقت نکلا کر گھر نکالتے کے
 لئے دودھ کے مشکیزوں میں دہی جمایا سوار ہوتا تھا تو ایک ایسی عورت سے اُس کی ملاقات ہوتی جس
 کے ساتھ اُس کے دو بچے تھے جو اُس کی پشت کے درمیانی جھٹے کے نیچے دو جھتوں کی طرح دو
 اماں سے کھیل رہے تھے۔ تو اُس نے مجھ کو طلاق دے دی اور اُس سے نکاح کر لیا۔ تو میں
 نے اُس کے بعد ایک شریف سردار مرد سے نکاح کر لیا۔ جو عمدہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوا
 اندیزہ خطی اُس نے لیا اور میرے پاس بہت سے چار پاسے لایا اور ہر قسم کی راحتیں مجھے دو گئی
 دو گئی دیں۔ اور کہا کہ اسے اُمّ زرع تو خود کھا اور اپنے سینکے والوں پر بھی بخشش ادا کرنا
 تو اگر میں اُن تمام چیزوں کو جمع کرتی جو اُس نے مجھے دیں تو وہ ابو ذرؓ کے سب سے چھوٹے برتن
 بھر بھی نہ ہوتیں۔

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے اُمّ زرع کے لئے ابو ذرؓ۔ یہ
 حدیث شریف بخاری شریف میں بھی ہے۔ ترمذی شریف میں بھی ہے۔ نسائی شریف میں بھی ہے
 دیگر کتب احادیث میں بھی ہے۔ عبارات مختلفہ کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ یہ حضور پاکرم
 سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کمال قاضی ہے کہ حسن معاشرت میں اپنی ذات
 اقدس کو ابو ذرؓ کی طرح فرما رہے ہیں فَتَدْبِرْهُ وَلَا تَكُنْ مِنْ الْمُعَانِدِينَ سچا بچہ
 بعض روایات میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

إِلَّا أَنْ تَطْلُقَهَا ذَرَايَ لَا أَطْلُقُكَ فَقَالَتْ عَالِشَةُ سَرَّهْنِي اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا يَا بَايَ أَنْتَ وَأُمِّي لَا مَتَ خَيْرِي مِنْ أَبِي سَرَّحَ لَا مَ سَرَّحَ -

یعنی حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت سیدہ ام المؤمنین رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسا اُمّ زرع کے لئے ابو زرع۔ مگر یہ کہ
ابو زرع نے اُمّ زرع کو طلاق دی اور بیشک میں تجھ کو طلاق نہ دوں گا۔ تو حضرت اُمّ المؤمنین
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی بیشک حضور میرے لئے اُس سے بہتر ہیں۔ جیسا اُمّ زرع کے
لئے ابو زرع تھا۔

قصیدہ مبارکہ بترتیب صحیح

علحدہ در ذکر عروسان حجاز کہ در حدیث بخاری و ترمذی و مسلم مذکورند

اور یہاں کہ چھپائیں گی نہ حالی شوہر
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمرنگ لیکر
کہ بھٹے جاتے ہیں جہان سے بڑوں سینہ دہ
کہ چلا آتا ہے شمس اہلے کی صورت پر ٹھکر
برق خرمین وہ طلاق اور نکاح دیگر!
خوار حسرت سے کسی بھول کا پہلو مضطر
مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی ان کی یاد خیر

یاد وہ مجمع رنگین عروسان حجاز
تنگ چست انکا لباس اور وہ جوئے کا ابھار
یہ بھٹا پڑتا ہے جوئے میرے دل کی صورت
خوف ہے کشتی ابرو، نہ بنے طوفانی
مادر زرع کی شاداب کشت امید
رنگ عشرت سے کسی گل پہ نکھرتا جوئے
دارغ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا شاکی

علیحدہ اشعارِ تشبیب

خامہ کس قصد سے اٹھا تھا کہاں جا پہنچا راہِ نزدیک سے ہو جانبِ تشبیب

۹۱

آج فردوس میں کس کا رن حیا کا ہے گذر
بغیہ تارِ نگہ و سوزِ نِ مژگاں سے کرے
نہ اٹھے آنکھ رہے اپنی طرف آج نگاہ
پتلی اندھا نہ بتا سب ہیں فلک کے شفا
مردم دیدہ نظر بند ہیں۔ اب سے کے عھا
تھیں جو بے پردہ عنادِ دل میں عر و ساں گین
چلمنیں چھوڑ دو پیکوں کی چکیں ڈال دو جلد
نیل ڈھل جائیگا آنکھوں کا فلک یاد رہے
آنکھیں ہو جائیں گی اسے ماہِ جہاں دیدہ سپید
گرچہ دستِ ہوس دہر سے امن ہے بری
روح معشوقہ بے غش تھی پر آبِ دُخل نہیں
شوخ دیدہ کو رکھیں اہل چین آنکھوں میں
خاک اڑانی پھری آوارہ بہرِ دشتِ دچین
خند مت گشتِ معاف آج رہے گوشتِ نشیں
رویش آئندہ چرخِ آئندہ پرتو کا مجموع
غم صیاد سے فارغ ہیں عنادل کی بہاں
عکسِ باہم سے عجب لطفِ سفا نے بخشا
یہ بنا تحتِ زمر و دبستانِ افسرِ لعل

حکم ہے سبزہ بیگانہ کو باہر باہر
آج آنکھوں میں ہے اک بیلِ بیابانِ نظر
ہے یہ خود بھی خدا بینی کی جانب منہ
سات پردے ہیں نمائش کے نعلِ سان بھر
پہرہ دیتا رہے دُنبالِ سرِ مردہ در پہ
شرم سے لپتی ہیں دامنِ صبا اب موٹھ پر
کہہ دو مردم کو کہ دامنِ نگہ سے موٹھ پر
داگریوں ہی رہی آج بھی چشمِ اختر
چشمِ بد دود ہو تو کبھی بہت شوخ نظر
نگر آوارہ ہر جا ہے عر و ساں خواہ
بار پائے مزے آشوبِ بدن میں لے کر
زکس اذیس ہے پریشاں نظری کی خوگہ
اب حضوری کی ہوا سر میں ہے لے بادِ بھر
حکم سرکار ہے اندِ بندہ ز غی قمر
سرِ شجارِ شجر ہیں تہ اشجارِ شجر
سب زمیں آئندہ ہے دامِ چھپے گا کیونکہ
سبز ہیں لالہ و گل سبزہ و اوراقِ اہر
واہ کیا سبزہ و گل نے ہیں دکھائے جہر

علیحدہ درمدحت اُمّ المؤمنین محبوبہ سیدہ المرسلین حضرت سیدتنا صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حورِ رُذیت کیلئے شوق سے آنکھیں دھو لیں
 ہیں کہاں مائیں سرکار کی عفتِ حرمت
 چمنِ قدس کے پیلے کا جمیس پر چھپکا
 بارِ تطہیر کی ٹکیوں سے بنائیں کنگن
 تنِ اقدس میں لباسِ آیہِ تطہیر کا ہو
 یا حکیمِ اکابرِ پاک پر گلگوں جوڑا
 یا نوا! تیرا سرا پرہ عفت وہ رفیع
 لبس کر جز حضرت شہِ دل میں نہیں اور کی جا
 سورہِ نود نے کالے کئے مونہ اندا کے
 تیری تدقیق پر غش حیدر و تجلِ ہاشم
 کوئی خاتون تری طرح کہاں سے لائے
 تیرے جلوے سے ہی مستیِ افتاد و شن
 جبریل اور تجھے تسلیم بایں قسودِ جلیل
 عاق وہ ناخلف کور نمکِ ناحق کوش
 غمِ رسانی ہے جب ان ماؤں کی خاہدہ غلہ
 تل بھی خوب ہی نکلے گا تب عشر میں

اسی سرکار کا مملوک ہے حوضِ کوثر
 کبر و تجر سے کوثر میں پھولوں کا گہنا لیکر
 غنیمتِ اقرب کی چنبیلی سے گلے کا زیور
 آیہِ نود کا ماتھے پہ منور جھومر!
 سورہِ نود کا سر پر گہرا اما معجز!
 کلمتِ نبی کے دُ آویزہ گوشِ اہل
 جس میں آواز نہ ہو ورجِ قدس کا بھی گند
 شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنارا طہر
 لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ شَقِيٍّ اَكْفَرُ
 تیری تحقیق کے قاتل عسجد ابنِ عمر
 باپِ صدیقِ رسا اور ختمِ رسلِ راسخ
 عہدِ صدیق سے تا دورِ جنابِ حیدر
 وزناءِ بھرتی ہالوئے سلطان ہیں مگر
 تجھ سے جو دل میں رکھے سورے عفتِ تل بھر
 داسے اُس پر کہ نہیں جس سے ہے تجھی بار
 آج جس دل میں ترا سوئے ادب ہے تل بھر

علیحدہ درمست اُمّ المؤمنین محبوبہ سیدہ المرسلین حضرت سیدتنا صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حورِ رُذیت کیلئے شوق سے آنکھیں دھو لیں
 ہیں کہاں مائیں سرکار کی عفتِ حرمت
 چمنِ قدس کے پیلے کا جمیس پر چھپکا
 بارِ تطہیر کی ٹکیوں سے بنائیں کنگن
 تنِ اقدس میں لباسِ آیہِ تطہیر کا ہو
 یا حکیمؑ کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا
 یا نوا! تیرا سرا پرہ عفتِ وہ رفیع
 لبس کر جز حضرتِ شہِ دل میں نہیں اد کی جا
 سورہِ نود نے کالے کئے مونہ اعدا کے
 تیری تدقیق پر غش حیدر و تجلِ ہاشم
 کوئی خاتون تری طرح کہاں سے لائے
 تیرے جلوے سے ہی مستبداً خادوش
 جبریل اور تجھے تسلیم بایں قسدرِ جلیل
 عاق وہ ناخلف کور نمکِ ناحق کوش
 غمِ رسانی ہے جب ان ماؤں کی خادِ زہِ غلہ
 تل بھی خوب ہی نکلے گا تب عشر میں

اسی سرکار کا مملوک ہے حوضِ کوثر
 کبر و تجر سے کوثر میں پھولوں کا گہنا لیکر
 حُجُوتِ اقرب کی چنبیلی سے گلے کا زیور
 آیہِ نود کا ماتھے پہ منور جمو سرا!
 سورہِ نود کا سر پر گہرا اما معجز!
 کھینچنے کے دُ آویزہ گوشیں اہل
 جس میں آواز نہ ہو ورجِ قدس کا بھی گند
 شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنارِ اظہر
 لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ شَقِيٍّ اَكْفَرُ
 تیری تحقیق کے قاتل عسمر دین عمر
 باپ صدیقِ سرا اور ختمِ رسلِ راشد
 عہدِ صدیق سے تا دورِ جنابِ حیدر
 وزراءِ بحرِ ثی بالوئے سلطان ہیں مگر
 تجھ سے جو دل میں رکھے سورے عفتِ تل بھر
 دائے اُس پر کہ نہیں جس سے ہے تجھی درد
 آج جس دل میں ترا سوئے ادب ہے تل بھر

گو سیہ کار ہے لیکن کلھے سے ہے امید
تیرے بیٹوں میں گنا جائے یہ ننگِ مادر

اس کے بعد کے اشعار دستیاب نہیں ہوئے۔



وَبِعَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَبِعَوْنِ حَبِيبِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

گو سیہ کار ہے لیکن کلھے سے ہے اُمید
تیرے بیٹوں میں گنا جائے یہ ننگِ مادر

اس کے بعد کے اشعار دستیاب نہیں ہوئے۔

تَـ

وَبِعَوْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَبِعَوْنِ حَبِيبِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ